روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس
پیر 14 ستمبر 2009ء 23 رمضان المبارک 1430 ہجری 14 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 209

آخری عشرہ کی عبادت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کے لئے جو محنت اور مجاہدہ کرتے تھے وہ دیگر ایام میں نہیں ہوتی تھی۔

﴿صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر حدیث نمبر 2009﴾

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں۔ باقی آگے متفرع ہیں وہ چار یہ ہیں۔ اول کھانا، دوم پینا سوم شہوت چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے۔ یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اٹھتا ہے۔ سارا دن منہ بند رکھتا ہے۔ سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار انسان کو یہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ جس سے اس کا عادی ہو جاتا ہے اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے پھر کھانے پینے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ ضروریات زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے۔ انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں۔ یا انگریزوں کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں۔ کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں۔ کوئی مٹھائی بیچتا ہے۔ کوئی برف کوئی مونگ پھلی وغیرہ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں ان کو بھی کھلاتے ہیں اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑی ہوتی ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنا پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں۔

﴿الفضل 25 مئی 1922ء﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس رمضان المبارک

امسال 29 رمضان المبارک بمطابق 20 ستمبر 2009ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن اور اختتامی دعا بیت الفضل لندن سے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 5 بجے ایم ٹی اے پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگی۔ احباب جماعت پیارے امام کے درس سے مستفید ہونے کیلئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور اپنے اہل خانہ اور دوست احباب کو اس میں شمولیت کی تلقین کریں۔

ماٹو شوریٰ 2009ء

﴿چھٹی شرط بیعت﴾

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء﴾

طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں تعطیلات

مورخہ 19 ستمبر تا 24 اکتوبر 2009ء طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ بوجہ تعمیر بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

﴿معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان﴾

اطاعت کی اہمیت و برکات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ (انفال:2)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (انفال:47)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (برائی سے) بچتے رہو اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف واضح پیغام پہنچانا ہے۔ (المائدہ:93)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم منہ موڑ لو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر محض پیغام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ (التغابن:17,13)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ (محمد:34)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جب کسی کام کا حکم دوں اسے اپنی استطاعت کے مطابق بجالاؤ۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ حدیث نمبر 6744)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ تنگدستی میں خوشحالی میں۔ خوشی میں ناخوشی میں۔ حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔ غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3419)

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3419)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3417)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام حدیث نمبر 2737)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر: 3441)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

امام اس لئے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب امام نماز میں تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ فی السطوح حدیث نمبر 368 وکتاب الاذان باب انما جعل الامام حدیث نمبر 648)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

نماز میں امام سے پہلے کوئی حرکت نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب رکوع کرے تو رکوع کرو۔ اور اس سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب حدیث نمبر: 626)

باہمی لین دین کے معاملات

احادیث رسولؐ سے قرض کے متعلق **پہلی اہم بات** یہ معلوم ہوتی ہے کہ قرض بلاضرورت نہ لیا جائے اور اتنا نہ لیا جائے جس کی واپسی ناگوار بوجھ بن جائے اور استطاعت سے بڑھ جائے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میں قرض کے بڑھ جانے اور لوگوں کے نیچے دب جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الاستعاذہ)

اسی طرح آپؐ نے یہ دعا بھی سکھائی۔

اے اللہ میں گناہ سے اور قرض کے بوجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(بخاری کتاب الاستقراض باب من استعاذ من الدین)

اس دعا میں گناہ اور قرض کو اکٹھا بیان کرنے میں بھی حکمت ہے جو رسول اللہ ﷺ نے خود بیان فرمائی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے قرض کے بارہ میں بہت پناہ مانگتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے تو آپؐ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاستقراض باب من استعاذ من الدین)

دوسری اہم بات احادیث نبویہؐ سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ قرض لیتے ہوئے انسان اس کی ادائیگی کی پوری نیت رکھے اور اس کے مطابق کوشش کرے۔

چنانچہ ام المومنین حضرت میمونہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔

جو شخص قرض لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں جانتا ہے کہ یہ اس قرض کو ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے وہ قرض دنیا میں ہی ادا کر دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام باب من ادان دینا)

یعنی ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ قرض ادا کر سکے۔

تیسری اہم بات سنت رسولؐ سے یہ ثابت ہے کہ قرض ہر حال میں ادا کرنا ہے۔ خواہ کپڑے بیچ کر ادا کرنا پڑے اور یہ کپڑے بیچنا محض محاورہ نہیں عملی واقعہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کا ان کے ذمے چار درہم قرض تھا۔ وہ ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ یہودی نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی آپؐ نے عبداللہ سے کہا کہ اس یہودی کا قرض ادا کرو۔ عبداللہ نے قسم کھا کر عرض کی کہ مجھے قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ مگر آپؐ نے دوبارہ اور سہ بارہ فرمایا قرض ادا کرو۔ نبی کریم ﷺ جب کوئی بات تین دفعہ فرما دیتے تھے تو وہ قطعی فیصلہ سمجھا جاتا تھا، چنانچہ حضرت عبداللہ اسی وقت بازار گئے، انہوں نے ایک چادر بطور تہہ بند کے باندھ رکھی تھی۔ سر کا کپڑا اتار کر تہہ بند کی جگہ باندھ لیا اور چادر چار درہم میں بیچ کر قرض ادا کر دیا۔ اتنے میں ایک بڑھیا وہاں سے گزری، کہنے لگی اے رسول اللہؐ کے صحابی یہ آپ کو کیا ہوا ہے، عبداللہ نے سارا قصہ ان کو سنایا اس نے جو اپنی چادر اوڑھ رکھی تھی اسی وقت ان کو دے دی اور یوں ان کا قرض بھی اتر گیا اور ان کی چادر بھی ان کو مل گئی۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 14942)

چوتھی بات احادیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ قرض کی واپسی ایسا اہم فریضہ ہے کہ اگر انسان اسے ادا کئے بغیر مر جائے تو اس کی نجات مؤخر کر دی جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

مومن کی روح اپنے قرض کے ساتھ لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔

(جامع ترمذی کتاب الجنائز باب نفس المومن)

پانچویں ہدایت قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب قرض لیا جائے تو اس کو تمام شرائط کے ساتھ لکھ لیا جائے تا کہ کل کو جھگڑے اور فساد نہ پیدا ہوں۔

(البقرہ:282)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور اپنے ہی اموال اپنے درمیان جھوٹ فریب کے ذریعہ نہ کھایا کرو اور نہ تم انہیں حکام کے سامنے اس غرض سے پیش کرو کہ تم گناہ کے ذریعہ لوگوں کے اموال میں سے کچھ کھا سکو حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو۔

(البقرہ:189)

چھٹی بات یہ بتائی گئی ہے کہ مقروض سے قرض کی واپسی کے سلسلہ میں نرمی کی جائے اور سہولت پیدا کی جائے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نرمی اور عفو کا سلوک فرماتا ہے۔

ساتویں بات سنت نبویؐ سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ قرض کی ادائیگی میں رسول کریم ﷺ کا طریق یہ تھا کہ قرض وقت پر اور عمدگی کے ساتھ ادا فرماتے اور بڑھا کر دیتے۔ مگر قرض دینے والے کی طرف سے بڑھا کر دینے کی شرط کو اسلام نے سود قرار دیا ہے اور سود خوروں پر لعنت ڈالی ہے۔

آٹھویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں معاشرہ کو بھی تعاون کرنا چاہئے اور مستحق کی مدد کرنی چاہئے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

قسط : چہارم

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ میں سہولت کے لئے

حقیقۃ الوحی

میں مذکور اسماء، مقامات، اصطلاحات اور کتب کا تعارف

حقیقۃ الوحی کے مشکل الفاظ کے تلفظ اور معانی کی اشاعت کے بعد اب اسماء، مقامات، کتابیات اور اصطلاحات کا تعارف پیش خدمت ہے تا کہ صحیح مفہوم اخذ کرتے ہوئے مطالعہ کا حظّ اٹھایا جا سکے۔ امید ہے آپ حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں حضرت اقدس کی کتب کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

ک تا م

کشف

کشف کے لغوی معنی کھولنا، ظاہر کرنا، انکشاف ہونا وغیرہ کے ہیں۔ تصوف کی اصطلاح میں کشف سے مراد ہے کہ صوفی کے سامنے سے حجابات حسب مراتب اٹھ جانا اور غیب کے اسرار ظاہر ہونا۔ ایک حالت کشف ہوتی ہے جس میں غنودگی کی سی کیفیت ہوتی ہے اور خدا اس حال میں بندے کو کوئی نظارہ وغیرہ دکھلا دیتا ہے جو غیب پر مشتمل ہوتا ہے۔

کفارہ

عیسائیوں کا عقیدہ جس کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے تمام گنہگاروں کی طرف سے خود صلیبی موت قبول کی جس کی وجہ سے گناہ کی سزا انسانوں سے ختم کر دی گئی۔

اس کے لغوی معنی تاوان یا نقصان کی تلافی کرنے کے ہیں۔ یا وہ چیز جو گناہ کو ڈھانپ لے یا اس کا ازالہ کر دے۔ دینی اصطلاح میں کفارے سے مراد وہ طریقہ کار ہے جس سے کسی غلطی کا ازالہ کیا جائے۔

لسان العرب

یہ عربی زبان کی ایک ضخیم اور مستند لغت کی کتاب ہے۔ اس کے مصنف علامہ ابوالفاضل جمال الدین محمد ابن منظور ہیں۔ ان کا تعلق مصر سے ہے۔ محرم 630ھ میں پیدا ہوئے اور شعبان 711ھ میں وفات ہوئی۔

حضرت لوط علیہ السلام

آپؑ خدا تعالیٰ کے نبی ہیں۔ آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کی طرح عراق کے قدیم شہر "اُور" میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر دریائے فرات کے کنارے آباد تھا۔ آپ سدوم اور عامورہ کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ یہ قوم انتہائی بدکردار اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا تھی۔ بہت تھوڑے لوگ آپؑ پر ایمان لے آئے۔ آپؑ نے اس علاقہ سے ہجرت کر لی اور ضوعر یا ضغر علاقہ کی طرف چلے گئے تو خدا کا عذاب ان لوگوں پر نازل ہوا، جنہوں نے آپ کا انکار کیا تھا۔ اور یہ دونوں بستیاں زلزلے سے تباہ و برباد کر دی گئیں۔ حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔

لیکھرام

پنڈت لیکھرام 1856ء میں موضع سید پور تحصیل چکوال ضلع جہلم (چکوال اب ضلع بن چکا ہے) میں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام تارا سنگھ تھا۔ 15 برس کی عمر میں لیکھرام اپنے چچا گنڈا رام کے پاس پشاور آ گیا اور یہاں پولیس میں ملازمت اختیار کی اور نقشہ نویس سارجنٹ کے عہدے پر پہنچا۔ بعد میں یہ ملازمت سے استعفیٰ دے کر لاہور آ گیا۔ اس کا تعلق ہندو فرقہ آریہ سماج سے تھا اور ایک رسالہ کا ایڈیٹر بھی تھا۔ حضرت نبی کریم ﷺ اور اسلام کا سخت دشمن تھا اور اسلام اور رسول پاک ﷺ کے متعلق سخت بدزبانی کیا کرتا تھا اور اسی گندہ ذہنی کے ثبوت کے طور پر تیس سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کیں جس کے نتیجے میں یہ پیشگوئی کے مطابق 6 مارچ 1897ء شام 6 سے 7 کے درمیان کسی کے چھریوں کے وار سے قتل ہو کر حق کی سچائی کا ایک عبرتناک نشان بنا۔ اس کے قاتل کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔

لیلۃ القدر

ماہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک نہایت مبارک رات جو کہ قدر و قیمت میں ہزار راتوں سے بھی افضل ہے۔ اس میں بکثرت فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس رات کی خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام بھی ہے جو کہ اس بات کا تقاضہ کرے کہ اس کے بعد نور نازل ہو جو کہ اس ظلمت کو دور کر دے۔

مارٹن کلارک

ہنری مارٹن کلارک ایک سرحدی یتیم مسلمان تھا۔ بچپن میں عیسائیوں کے ہاتھ آ گیا۔ پادری مارٹن کلارک نے اسے اپنے پاس رکھ لیا اور اس کی اپنے بیٹے کی طرح پرورش کی اور اپنا نام اس کو دیا اور اس کی تعلیم پر کافی روپیہ خرچ کیا۔ یہاں تک کہ اڈنبرا میں اعلیٰ درجہ کی طبی ڈگری حاصل کی اور مارٹن کلارک نے اسے (ہنری مارٹن کلارک کو) امرتسر میں اپنی جگہ 1882 میں مشن کا انچارج بنایا۔ اس نے تحریری مباحثہ کا چیلنج دیا تو حضرت مسیح موعود نے اس چیلنج کو قبول کیا یہ مشہور مباحثہ اس کی کوٹھی پر امرتسر میں ہوا۔ جو بعد میں تحریری شکل میں 'جنگ مقدس' کے نام سے شائع ہوا۔ اسی نے حضرت مسیح موعود کے خلاف عبدالحمید نامی ایک شخص کو آلہ کار بنا کر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ کیا جس میں اس کو ناکامی ہوئی اور آپ باعزت طور پر بری قرار پائے۔

مُبَاهَلَه

ایک دوسرے پر لعنت کرنا، ایک دوسرے کے حق میں بددعا کرنا۔ کسی متنازعہ مسئلے کا فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہوئے دعا کرنا۔

مجاز

مجاز کلام کو فصیح و بلیغ بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ علم معانی میں اس کی تعریف یہ ہے وہ کلمہ یا لفظ یا صورتِ اظہار جو اپنے حقیقی معنی کے علاوہ کسی اور معنی میں مستعمل ہو، اور قرینہ بھی مذکور ہو تو اس کلمہ کو یا صورتِ اظہار کو مجاز کہیں گے۔ مثال کے طور پر سفید جھوٹ، کالی زبان میں لفظ سفید اور کالی، یہ لفظ کا حقیقی استعمال نہیں بلکہ یہ مجازی استعمال ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی (احمد سرہندیؒ)

ابوالبرکات، بدرالدین، شیخ احمد نقشبندی سرہندی، امام ربّانی، مجدد الف ثانی 14 شوال 971ھ میں سرہند

میں پیدا ہوئے۔آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمرؓ سے ملتا ہے۔ایک عالم باعمل بزرگ تھے۔حافظ قرآن تھے۔حدیث،فقہ،تفسیر کا علم حاصل کیا۔جہانگیر کے دور میں قید کئے گئے مگر کچھ دیر بعد جہانگیر اپنی غلطی پر نادم ہوا اور آپ کو عزت واحترام کے ساتھ رہا کر دیا گیا۔حضرت مجددؒ نے اپنے خیالات کی ترجمانی متعدد تصنیفات میں کی ہے۔آپ کی ایک بڑی علمی خدمت آپ کے مکتوبات ہیں جن میں اسرارِ شریعت،حقائق و معارف، دینی تعلیمات اور نفسیات مذہب کے متعلق نہایت اہم مواد ہے آپ 10 دسمبر 1624 کو سرہند میں ہی فوت ہوئے۔

مجمع بحار الانوار

اس کتاب کا پورا نام "مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل و لطائف الاخبار" ہے۔اس کے مصنف علامہ محمد طاہر پٹنی گجراتی (متوفی 1578ء) ہیں۔یہ علم حدیث اور لغتِ حدیث کی ایک مشہور کتاب ہے۔

محکمات و متشابہات

محکمات قرآن مجید کی وہ آیات ہیں جن کے معنی صریح ہوں اور ان میں تاویل کی ضرورت نہ ہو اور وہ آیات یا پیشگوئیاں جو محتاج تاویل ہوں اور بعض استعارات اور پردوں میں محجوب ہوں متشابہات کہلاتی ہیں۔

حضرت امام محمد باقرؒ

حضرت امام زین العابدینؒ بن حضرت امام حسینؓ کے صاحبزادے تھے۔شیعہ امامیہ کے پانچویں امام۔57 ہجری (676ء) میں پیدا ہوئے اور 114 ہجری (732ء) میں وفات پائی۔حضرت امام محمد باقرؒ سے ہی مشہور حدیث "اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ "مروی ہے۔جس میں نبی اکرم ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ امام مہدی کی صداقت کا ایک نشان یہ ہے کہ رمضان کے مہینہ میں چاند سورج کو گرہن ہوگا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی

ابوسعید محمد حسین بٹالوی مشہور اہل حدیث لیڈر تھا۔براہین احمدیہ کی اشاعت پر اس نے ایک شاندار ریویو کرتے ہوئے براہین احمدیہ کے بارے میں یہ درج کیا کہ اس کتاب کی نظیر آج تک دین حق میں تالیف نہیں ہوئی۔حضرت مسیح موعود سے عقیدت واحترام کا نیازمندانہ تعلق تھا۔البتہ جب حضور نے 1891ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ کی مخالفت پر آمادہ ہو گیا۔اور آپ کے خلاف تمام ہندوستان۔مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے کفر کا فتویٰ حاصل کر کے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا۔حضور کی ترقی دیکھ کر حسد کی آگ میں جلنے لگا اور مختلف لوگوں کو آپ کے خلاف مقدمات کرنے کی تحریک کی۔گورنمنٹ کو اکسایا۔آپ کے خلاف مقدمات میں آپ کے خلاف گواہیاں دیں مباحثات کئے مگر ناکام و نامراد رہا اور آخرکار ہر قسم کی دینی، دنیاوی ذلت و رسوائی کے ساتھ عبرت کا نشان بنتے ہوئے 1920ء کے آغاز میں دو ماہ تک بخار میں مبتلا رہنے کے بعد بمقام بٹالہ فوت ہوا۔اب اسکی قبر کا بھی نشان تک نہیں ملتا۔

محی الدین ابن عربی

شیخ ابوبکر محی الدین محمد ابن علی، جو بالعموم ابن عربی (ابن عربی بالخصوص بلاد مشرق میں) اور شیخ الاکبر کے نام سے مشہور ہیں۔آپ 17 جولائی 560ھ/ 28 جولائی 1165ء کو مُرسیہ میں پیدا ہوئے، جو اندلس کے جنوب مشرق میں واقع ہے ان کی نسبت پتہ چلتا ہے کہ ان کا تعلق عرب کے قدیم قبیلہ طے سے تھا۔جس میں مشہور بزرگ حاتم طائی گزرا ہے۔ابن عربی نے بہت سی کتب تصنیف کیں۔جس میں اس زمانہ کے بہت سے علوم کا احاطہ کیا ہوا ہے لیکن زیادہ تر تصانیف کا موضوع تصوف ہے۔آپ کی سب سے اہم کتاب الفتوحات المکیہ فی معرفۃ الاسرار المالکیۃ والملکیۃ ہے جو کہ مکہ میں لکھی گئی۔آپ کی ایک اور اہم کتاب مفاتیح الغیب ہے۔آپ نے دمشق میں 1240ء میں وفات پائی۔

مدینہ منورہ

اس شہر کا اولین نام یثرب تھا۔رسول کریم ﷺ کی ہجرت کے بعد اس کا نام "المدینہ" یا "مدینۃ الرسول" ہوگیا۔یہ تما بن اسماعیلؑ کی اولاد مدینہ میں آباد تھی۔مدینے میں یہود کے 20 سے زائد قبائل تھے اس کے علاوہ عیسائی بھی رہتے تھے۔اسے خلافت اسلامیہ کا پہلا دارالحکومت ہونے کا اعزاز بھی ملا۔البتہ اس کا سب سے بڑا اعزاز یہ بھی ہے کہ سرور دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا روضہ مبارک اس شہر میں ہے۔

مرہم عیسیٰ

وہ مرہم جو واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر آنے والے زخموں کے علاج کے لئے تیار کی گئی مرہم عیسیٰ کہلاتی ہے۔طب کی مختلف زبانوں میں پائی جانے والی متعدد کتابوں میں اس مرہم کا ذکر موجود ہے۔حضرت مسیح موعود نے اس مرہم کا ذکر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اتر آنے کے لئے شہادت کے طور پر کیا ہے۔کیونکہ علاج زندہ کا کیا جاتا ہے نا کہ مردہ کا۔تفصیل کے لئے دیکھئے حضرت مسیح موعود کی کتاب "مسیح ہندوستان میں"۔

مسلم ،صحیح

صحیح مسلم کا پورا نام الْمُسْنَدُ الصَّحِيحُ الْمُخْتَصَرُ مِنَ السُّنَنِ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ ہے۔یہ ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری کی تالیف ہے۔یہ احادیث نبوی پر مشتمل کتاب ہے اس کو صحیح بخاری کے بعد اصح الکتب کہا جاتا ہے۔اس میں 7563 احادیث ہیں۔حضرت امام مسلم نے 3 لاکھ احادیث میں سے جانچ پڑتال کر کے اس کو تالیف کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قائم کردہ نور فاؤنڈیشن کو اس کتاب کے ترجمہ کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور اب تک 4 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

مسیلمہ کذاب

اس کا نام ابوثمامہ مسیلمہ بن ثمامہ تھا۔یہ یمامہ کا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔9ھ میں آنحضور ﷺ سے ملنے کے لئے آیا۔واپس جا کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ مجھے بھی نبوت میں شریک کر لیا جائے یا اپنے بعد منصب نبوت کو میری طرف منتقل کر دیا جائے رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر تو مجھ سے کھجور کی شاخ بھی مانگے تو نہ دوں گا۔جس پر اس نے اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت بلند کرتے ہوئے ہزاروں لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔حضرت ابوبکرؓ کے دور 11ھ میں ہونے والی جنگ یمامہ میں اس کو شکست ہوئی اور مارا گیا۔

معتزلہ

معتزلہ کے معنی ہیں جدا ہونے والا، الگ ہونیوالا۔اعتزال کے معنی کسی شخص یا گروہ سے الگ ہو جانے کے ہیں۔مشہور روایت ہے کہ حسن بصریؒ نے واصل بن عطاء جس کو اس گروہ کا بانی کہا جاتا ہے کے عقاید کی بناء پر کہا کہ "اِعْتَزَلَ عَنَّا " یہ شخص ہم سے الگ ہو گیا ہے۔جس بنا پر ان کے نظریات کا حامل معتزلی اور اس گروہ کو معتزلہ کہا جانے لگا۔معتزلہ علم کلام کا ایک مدرسہ فکر ہے۔جس نے عقل اور نقل کے مابین تطابق اور توافق کی کوشش کی۔اس کا آغاز پہلی صدی میں ہوا۔مامون الرشید کے عہد میں یہ سرکاری مذہب بن گیا تھا۔

معجزہ

معجزہ اس امر کا نام ہے کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آ جائے جو پہلے اس سے کسی کے خیال وگمان میں نہ تھی اور امکانی طور پر بھی اس کی طرف کسی کا خیال نہ تھا نیز اس کی مثل بنانے پر انسان قادر نہ ہو سکے یا گزشتہ زمانہ میں قادر نہ ہو سکا ہو اور نہ بعد میں قادر ہونے کا ثبوت ہو۔

معراج

معراج کا مطلب ہے اوپر چڑھنے کی چیز۔آنحضرت ﷺ کے ایک اعلیٰ درجہ کے لطیف کشف کو معراج کہا جاتا ہے۔آپ ﷺ کے اس معراج کا ذکر سورۃ نجم میں ہے۔اس سیر میں آپ ﷺ نے روحانی طور پر آسمان کی سیر کی، انبیاء سے ملاقات کی، پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔وغیرہ

☆......☆......☆

مکرم سعید احمد انور صاحب بریڈفورڈ

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر

مورخہ 26 ؍اگست 2009ء کو جماعت احمدیہ ایک بہت ہی قیمتی وجود سے محروم ہوگئی۔مولانا دوست محمد شاہد صاحب اس دن اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔

مرحوم بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔آپ تاریخ احمدیت کے ایک مایہ ناز مورخ ہونے کے علاوہ ، صاحب علم ، اورشعلہ بیاں مقرربھی تھے۔ ہر چھوٹے بڑے سے انتہائی پیار اور خلوص سے ملتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ28 ؍اگست 2009ء میں آپ کی جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو تاریخ احمدیت کاایک باب قرار دیا۔خاکسار ان سے کئی بار ملا اوران کی باغ و بہارشخصیت سے لطف اندوز ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اتنے بلند پایہ عالم ہونے کے باوجود انہوں نے کبھی بھی اپنی شخصیت میں بڑا پن محسوس نہ ہونے دیا بلکہ ہمیشہ عاجزانہ رنگ اختیار کئے رکھا۔خاکسار چندواقعات بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے جن کی وجہ سے ان کی شخصیت نے نمایاں طور پرمجھ پراثر کیا۔

جلسہ سالانہ یو۔کے میں شمولیت کیلئے تشریف لاتے توان سے ملاقات ہوجاتی۔ بریڈفورڈ میں بھی کئی بارتشریف لائے۔ایک سال جلسہ سالانہ یو کے کے بعد بریڈفورڈتشریف لائےتوان سے درخواست کی کہ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کے ایک جلسہ میں خطاب فرمائیں۔خاکساران دنوں بریڈفورڈ جماعت کا صدر تھا۔آپ نے ہماری اس درخواست کو بخوشی قبول فرمایا۔اورپھریکم ستمبر 1989ء کی شام اس جلسہ میں ختم نبوت کے موضوع پرایک مدلل اورفاضلانہ تقریر کی جس سے نہ صرف جماعت کے احباب بلکہ غیر از جماعت دوست بھی بہت متاثر ہوئے۔اس جلسہ پر لی گئی خاکسار کے ساتھ ان کی ایک تصویر بھی میرے پاس موجود ہے۔اس جلسہ کے اختتام پر کچھ غیر رسمی باتیں ہو رہی تھیں تو مولانا موصوف نے خاکسار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔آپ تو بریڈفورڈ جماعت کے کمانڈر انچیف ہیں۔اللہ،اللہ! ایک اتنے بلند پایہ ہستی کی زبانِ مبارک سے جماعت کےایک ادنیٰ خادم کے لئے اتنا بڑااعزاز !۔

میرے والد صاحب مرحوم 1947ءسے اپنی وفات تک قادیان میں درویش رہے۔ والد صاحب محترم بہت مہمان نواز تھےاورقادیان کے جلسہ سالانہ سے قبل ہی اکثرفون پر پوچھا کرتے تھے کہ اس دفعہ پاکستان سے کوئی رشتہ دارمہمان جلسہ پرآ رہے ہیں یا نہیں۔اگرکوئی رشتہ دار نہ آرہا ہوتا تو وہ اداس سے ہو جاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ پھراس سال کسی مہمان کوگھر پرٹھہرانے اور ان کی مہمان نوازی کی مجھے سعادت نصیب نہیں ہوگی۔

قادیان ایک سال جلسہ سالانہ میں میں بھی شامل ہوا۔اس جلسہ پر پاکستان سے مولانا دوست محمد شاہد صاحب بھی تشریف لائے۔محترم حافظ مظفر احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔خاکسار نے محترم والد صاحب سے ذکر کیا تو فرمانے لگے کہ ان کو کھانے یا ناشتے پر بلالو۔میں نے ان دونوں احباب سے محترم والد صاحب کی اس خواہش کا اظہار کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول فرمالیا اورپھرایک روز دونوں احباب ناشتے پرتشریف لائے اور ناشتے کے بعد ہم سب کوعلمی اورروحانی مائدہ سے سیر کیا۔

خاکسار ذیل میں دو واقعات کا ذکر کرتا ہے جن کا تعلق خاکسار سے ہےاورمحترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے میری مدد فرمائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اُسی خطبہ جمعہ میں جس کا ذکرخاکسار نے شروع میں کیا ہے ،مولانا موصوف کوانسائیکلوپیڈیا کے لفظ سے بھی نوازا کیونکہ آپ بلا کا حافظہ رکھتے تھے اور جب بھی کسی قسم کے حوالے کی ضرورت پڑی آپ فوراً پیش کردیا کرتے تھے۔

پہلے واقعہ کاتعلق خاکسار کے دادا جان مرحوم کی حضرت مسیح موعود کی بیعت سے متعلق ہے۔آپ کی بیعت کے ذریعہ ہمارے خاندان کواحمدیت کی نعمت عظمیٰ نصیب ہوئی اور اللہ کرے کہ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں اس نعمت عظمیٰ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ اور ثابت قدم رہیں۔یہ واقعہ مختصراً یوں ہے کہ جب خاکسار کے والدصاحب کی وفات ہوئی توان کے کاغذات میں ہمیں ایک کاغذ ملاجس میں محترم دادا جان کی حضرت مسیح موعود سے ملاقات کابیان کچھ یوں تھا کہ:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لانے والے تھے کہ سیالکوٹ شہرمیں پیر جماعت علی شاہ نے ایک مناد کے ذریعہ اعلان کرانا شروع کر دیا کہ جو شخص مرزا سے ملے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔خاکسار کے دادا جان محمد عبداللہ اس وقت نوجوان تھے۔آپ اورآپ کے بڑے بھائی عبدالرحمٰن بھی چونڈہ سے سیالکوٹ آئے ہوئے تھے۔ جب ان دونوں نے یہ اعلان سناتو آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارا تو نکاح ہواہی نہیں تو ٹوٹنے کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔چلو چل کر سنتے ہیں کہ مرزا صاحب کہتے کیا ہیں ۔اس غرض کے لئے دونوں بھائی سیالکوٹ کی چھوٹی بیت میں چلے گئے۔ جہاں حضرت مسیح موعود نماز کے لئے تشریف لائے۔مزید کہتے تھے کہ ہم نے کبھی نماز پڑھی نہیں تھی بس پچھلی صف میں کھڑے ہو گئے اور جیسے دوسرے لوگ نماز پڑھ رہے تھے ، ہم بھی پڑھتے رہے۔نماز کے بعدحضرت مسیح موعود چل کر ہمارے پاس تشریف لائے اورہمیں پیار کیا۔اس کے بعد ہم گھر واپس آ کر خاموش بیٹھے رہے،جس پر والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آج تم دونوں بہت چپ ہو ہم نے کچھ نہیں کہہ کرٹالنا چاہا لیکن انہوں نے جب دوتین بار پوچھا توبڑے بھائی نے صرف اتنا کہا کہ ’’بے بے ! نماز پڑھا کرو۔‘‘ اتنا سننا تھا تو والدہ صاحبہ نے شور مچا دیا۔ وے عبداللہ دے پیو، منڈے مرزئی ہوگئے نیں (اے عبداللہ کے باپ بیٹے مرزائی ہو گئے ہیں)۔ والد صاحب نے ایک ڈنڈا اٹھایا اور مارنے کو دوڑے۔ بڑے بھائی تو دیوارپھلانگ کر بھاگ گئے لیکن میں قابو آ گیا اور میری خوب پٹائی کر کے والدصاحب نے مجھے بھی گھر سے نکال دیا۔

قصہ مختصر یہ کہ انہوں نے بیعت تو کرلی لیکن کب بیعت کی اس کا علم نہیں تھا۔ دادا جان بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہیں۔ان کے کتبہ پران کا وصیت نمبر لکھا ہے۔خاکسار نے قادیان میں سیکرٹری وصایا سے تاریخ بیعت کا پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ سارے ریکارڈ ربوہ منتقل ہوچکے ہیں آپ ان سے پتہ کریں۔ خاکسار نے دفتر وصایا ربوہ سے رابطہ کیا تو انہوں نے بھی کہا کہ ان کے پاس تاریخ بیعت کا ریکارڈ نہیں ہے کیونکہ جب دادا جان نے وصیت کی اس وقت وصیت فارم پر بیعت کا خانہ نہیں ہوتا تھا۔خاکسار بہت مایوس ہوا لیکن پھر مجھے خیال آیا کی مولانا دوست محمد شاہد صاحب کولکھوں شاید وہ اس سلسلہ میں میری مشکل حل کرسکیں۔چنانچہ میں نے ان کوخط لکھا اورمیری خوشی کی انتہا نہ رہی جب چند ہی دن بعد مولانا موصوف کا مجھے جواب آگیا جس کا اس معاملے سے متعلقہ حصہ درج ذیل ہے :۔

حضرت عبداللہ صاحب چونڈہ کی بیعت ’’سلسلہ حقہ کے نئے ممبر‘‘ کے زیرعنوان نمبر18 پر اخبار بدر 9 مئی 1907ء صفحہ 11 پرشائع ہوا ہے۔

کم ازکم خاکسار کواتنا تو علم ہوگیا کہ میرے دادا جان نے 1907ء کے شروع میں بیعت کی ہوگی۔

1995ء میں ایک غیراحمدی دوست نے مجھ سے پوچھا کہ سردار شوکت حیات صاحب کی کتاب THE NATION THAT LOST ITS SOUL میں لکھا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے 1946ء کے انتخابات میں جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کے امیدوار کے مقابل یونی نسٹ پارٹی کی طرف سے اپنا ایک احمدی امیدوار کھڑا کیا تھا، اس سے تو جماعت کی اینٹی مسلم لیگ کا پتہ چلتا ہے۔اس کی کیا وجہ تھی۔میں نے ان سے کہا کہ مجھےاس بارے میں علم نہیں ہے لیکن میں معلوم کر کے آپ کو بتاؤں گا۔چنانچہ میں نے اس وقت کے امیر یوکے محترم آفتاب احمد خانصاحب کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا کیونکہ وہ پاکستان کی ڈپلومیٹک سروسز میں مختلف ممالک میں سفیر رہ چکے تھے اور میرا خیال تھا کہ انہیں اس بات کاعلم ہوگا لیکن انہوں نے میرا خط محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی خدمت میں ربوہ بھجوادیا اور پھر کچھ ہی دنوں بعد مجھے مولانا موصوف کا اس سلسلہ میں ایک مفصّل خط موصول ہوا جس کی نقل پیش کر رہا ہوں:۔

آپ کا مکتوب گرامی جو سردار شوکت حیات صاحب کی تازہ تالیف ’’The Nation that lost its soul‘‘ کے باب5 صفحہ 147 سے متعلق ہے اورمحترم امیر صاحب کے نام ہے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے توسط سے بغرض تحقیق وجواب موصول ہوا۔

عرض خدمت ہے کہ الیکشن پنجاب اسمبلی (1946ء) کے موقع پر ناظر امور عامہ قادیان کی طرف سے الفضل 28 جنوری 1946 صفحہ 6-5 پر ان 47 امیدواروں کی فہرست شائع کی گئی جن کے حق میں جماعت احمدیہ کی اکثریت نے باہمی مشورہ سے مدد دینے کاوعدہ کیا تھا۔فہرست میں مسلم لیگ کے 26 یونی نسٹ پارٹی کے 15۔ آزاد 15 اور زمیندار لیگ کے ایک امیدوار کے نام درج تھے۔(شاید جمع کرنے میں غلطی ہوئی تھی۔ کیونکہ کل تعداد 47 کی بجائے 57 بنتی ہے ---۔ ناقل) جن مسلم لیگی امیدواروں کو جماعت نے ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ان میں سے سردار شوکت حیات خانصاحب۔ سرفراز خانصاحب نون۔ بیگم تصدق حسین ۔بیگم شاہنواز۔ نواب صاحب ممدوٹ۔میاں افتخار الدین صاحب اور چوہدری فضل الٰہی صاحب وکیل گجرات (بعدازاں صدر پاکستان) خاص طور پر قابل ذکر تھے۔ میاں محمد ممتاز صاحب دولتانہ دیہاتی حلقہ انتخاب میں نارووال تحصیل سے کھڑے ہوئے تھے۔ جہاں دولتانہ صاحب کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی یونی نسٹ پارٹی نے حضرت نواب محمد دین صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادےنواب زادہ چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر کو ٹکٹ دے رکھا تھا لیکن پارٹی کو جونہی معلوم ہوا کہ اس حلقہ سے لیگ کی طرف سے ممتاز دولتانہ امیدوار ہیں اس لئے اس نے اس سیٹ پرنواب محمد دین صاحب کو کھڑا کر دیا۔ چونکہ جماعت یہ وعدہ کرچکی تھی کہ اس حلقہ کی جماعت کےووٹ یونی نسٹ امیدوار کودیئے جائیں گےاس لئے جماعتی وعدہ کے عین مطابق حضرت نواب محمد دین صاحب یونی نسٹ پارٹی کی طرف سے کھڑے ہوئے ۔ یہ ساری تفصیل سیدنا حضرت مصلح موعود نے بنفس نفیس 8 مارچ 1946ء کو خطبہ جمعہ کے دوران بیان فرما دی جو الفضل 20 مارچ 1946ء صفحہ 6-5 پرشائع شدہ ہے ۔لہٰذا حضرت امیر صاحب (1) ضلع سیالکوٹ نواب محمد دین صاحب کی نسبت کسی واضح ہدایات کی خلاف ورزی کا سوال ہی

باقی صفحہ 6 پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

اعتکاف کی اہمیت و برکات

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ اعتکاف رمضان کی ایک نفلی عبادت ہے۔ اس لئے جگہ کی مناسبت سے، اس کی گنجائش کے مطابق جو مرکزی (-) ہیں ان میں یا جو بھی اپنے شہر کی (-) ہو اس میں بھی حالات کے مطابق اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا زور ہوتا ہے کہ ہم نے ضرور ہی اعتکاف بیٹھنا ہے اور فلاں (-) میں ہی ضرور بیٹھنا ہے۔

دعا کی قبولیت تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو کہیں بھی ہوسکتی ہے۔ یہ تو نہیں فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھیں گے ان کو لیلۃ القدر حاصل ہوگی اور باقیوں کو نہیں ہوگی۔ کسی خاص جگہ سے تو مخصوص نہیں ہے۔(-)

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، ایک رمضان میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد آپ اپنے خیمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت مانگی تو آپؐ نے ان کو اجازت دے دی۔ انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگالیا۔ حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ کے اعتکاف کرنے کا سنا تو انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگالیا۔ حضرت زینبؓ نے یہ خبر سنی تو انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اگلی صبح دیکھا تو چار خیمے لگے ہوئے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ اس پر آپؐ کو امہات المومنین کا حال بتایا گیا (کہ ہر ایک نے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی خیمہ لگا لیا ہے، اس لحاظ سے کہ آنحضرت ﷺ کا قرب حاصل ہو جائے گا) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ایسا کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا ہے۔ کیا نیکی ہے؟ ان خیموں کو اٹھالو میں ان کو نہ دیکھوں۔ چنانچہ وہ خیمے اکھاڑ دیئے گئے، پھر آنحضور ﷺ نے اس رمضان میں اعتکاف نہ کیا۔ اپنا خیمہ بھی اٹھالیا۔ البتہ (اس سال) آپ نے (روایت کے مطابق) آخری عشرہ شوال میں اعتکاف کیا۔ (بخاری کتاب الاعتکاف۔ باب اعتکاف فی شوال)

یہ دیکھا دیکھی والی نیکیاں بدعات بن جاتی ہیں۔ آپؐ برداشت نہ کرسکتے تھے کہ بدعات پھیلیں۔ نیکیوں کی خواہش تو دل سے پھوٹنی چاہئے۔ اس کا اظہار اس طرح ہو کہ لگے کہ نیکی کی خواہش دل سے نکل رہی ہے۔ یہ نہ ہو کہ لگ رہا ہو دیکھا دیکھی سب کام ہو رہے ہیں۔ امہات المومنین بھی یقیناً نیکی کی وجہ سے ہی اعتکاف بیٹھی ہوں گی کہ آنحضرت ﷺ کے قرب میں ان برکات سے ہم بھی حصہ لے لیں جو ان دنوں میں ہونی ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کو یہ برداشت نہ تھا کہ کسی نیکی کے دکھاوے کا ذرا سا بھی اظہار ہوتا ہو۔ ذرا سا بھی شبہ ہوتا ہو۔ چنانچہ آپؐ نے سب کے خیمے اکھڑوا دیئے۔

پھر آپؐ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اعتکاف کس طرح بیٹھنا چاہئے، بیٹھنے والوں اور دوسروں کے لئے کیا کیا پابندیاں ہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ ''آپؐ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا، آپؐ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنایا گیا، ایک دن آپؐ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا، نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو سنانے کے لئے قراءت بالجہر نہ کرو''۔

(مسند احمد حنبل جلد 2 ص 67 مطبوعہ بیروت)

یعنی (بیت) میں اور بھی لوگ اعتکاف بیٹھے ہوں گے اس لئے فرمایا معتکف اپنے اللہ سے راز و نیاز کر رہا ہوتا ہے، دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ قرآن شریف بھی اگر تم نماز میں پڑھ رہے ہو یا ویسے تلاوت کر رہے ہو تو اونچی آواز میں نہ کرو تا کہ دوسرے ڈسٹرب نہ ہوں۔ ہلکی آواز میں تلاوت کرنی چاہئے۔ سوائے اس کے کہ اب مثلاً جماعتی نظام کے تحت بعض (بیوت) میں خاص وقت کے لئے درسوں کا انتظام ہوتا ہے۔ وہ ایک جماعتی نظام کے تحت ہے اس کے علاوہ ہر ایک معتکف کو نہیں چاہئے کہ اونچی آواز میں تلاوت بھی کرے یا نماز ہی پڑھے۔ کیونکہ اس طرح دوسرے ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ تو یہ ہیں احتیاطیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود سے اس بارے میں سوال ہوا کہ آدمی جب اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار سے متعلق بات کرسکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سخت ضرورت کے سبب کرسکتا ہے اور بیماری عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جاسکتا ہے۔ فرمایا کہ سخت ضرورت کے تحت یہ نہیں ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ روزانہ کوئی وقت مقرر کرلیا، فلاں وقت آجایا کرو اور بیٹھ کر کاروباری باتیں ہو جایا کریں گی۔ اگر اتفاق سے کوئی ایسی صورت پیش آگئی ہے کسی سرکاری کاغذ پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا کسی ضروری معاہدے پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا اور کوئی ضروری کاغذ ہے، ایسے کام تو ہوسکتے ہیں۔ لیکن ہر وقت، روزانہ نہیں۔

(بدر 21 فروری 1907ء ص 5)

(خطبات مسرور جلد 2 ص 779)

ماخوذ

مونگا اور مونگا چٹانیں کیا ہیں؟

مونگا ایک آبی جانور ہے، جو جیلی فش اور انیمونس سے ملتا جلتا ہے۔ سائنس دان اس کی ہیئت کو سمجھنے میں ابھی تک دشواری محسوس کر رہے ہیں۔ مونگا تین چیزوں، جانور، پودے اور معدن کے اچھوتے اتصال سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سادہ جانور میں نہ دماغ ہوتا ہے اور نہ آنکھیں ہوتی ہیں۔ اس کے اندرونی اجزاء بھی ناپید ہوتے ہیں۔ پولپس (Polyps) وہ جان دار ہے۔ جو مونگے کے خول میں پرورش پاتا ہے۔ یہ خول کیلشیئم کاربونیٹ کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ خول اور اس کے اندر موجود پولپس کو زندہ مونگا کہا جاتا ہے۔ مونگا پھول کی طرح اپنا منہ کھانے کے لئے کھلا رکھتا ہے۔ سمندر میں تیرتے چھوٹے ذرات ان کی غذا بنتے ہیں۔ خطرہ محسوس کرتے ہی وہ اپنے وجود کو خول کے اندر بند کرلیتا ہے۔ مونگے اپنی جگہ پڑے مرتے رہتے ہیں۔ ان مردہ مونگوں کے اوپر دوسرے مونگے جنم لیتے ہیں۔ اس طرح یہ سلسلہ دراز ہوتا جاتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب مردہ مونگوں کی پوری ایک چٹان وجود میں آجاتی ہے۔ یہ چٹان بعد ازاں بڑی ہوتی ہوئی ایک جزیرے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ سمندر میں موجود چوڑی، پتلی اور لمبی چٹان، جن پر زندہ یا مردہ مونگے یا اربوں یک خلوی جان دار موجود ہوں، اسے ساحلی مرجان یا مونگے کی چٹان (Coral Reef) کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم انہیں زندہ سمندری پہاڑ بھی کہہ سکتے ہیں۔ مونگا چٹانوں کو تین اشکال میں تقسیم کیا جاتا ہے، جنگلا نما (Barrier)، جھالر نما (Fringing) اور جزیرہ نما (Atoll)۔ مونگے کی چٹان کرۂ ارض پر سب سے بڑی حیاتیاتی تعمیر ہیں۔ یہ چٹانیں دنیا کے تمام سمندروں میں پائی جاتی ہیں، لیکن بڑی چٹانیں بحر ہند اور بحر الکاہل کے گرم پانیوں میں موجود ہیں۔ مونگا چٹانیں کیریبین اور خلیج میکسیکو کے علاوہ شمالی اور جنوبی فلوریڈا کے سمندروں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ کچھ مونگا چٹانیں 19000 فٹ (چھ ہزار میٹر) گہرائی میں پائی گئی ہیں، مگر ان چٹانوں کی تخلیق میں حصہ لینے والے مونگے 300 فٹ سے کم گہرائی میں ہوتے ہیں۔ مونگا چٹانوں کے بڑھنے کی رفتار صرف چند ملی میٹر سالانہ ہے۔ تعمیر کے اس عمل کا دارومدار بڑی حد تک موافق ماحول پر ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں یہ بڑھتے بڑھتے سمندر پر نمودار ہو جاتی ہیں اور ایک جزیرے کی شکل اختیار کرلیتی ہیں۔ ایسے جزائر ''ساحلی مرجان کے جزائر'' (Atoll) کہلاتے ہیں۔ مونگا چٹانیں مختلف ساخت، جسامت اور رنگوں کی ہوتی ہیں۔ یہ چٹانیں دراصل زیر آب قدرت کے تخلیق کردہ رنگ برنگے باغات ہیں، جو دیکھنے میں آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں۔ موجودہ مونگوں کی چٹانیں برفانی دور کے آخری عرصے میں، یعنی 18000 سال قبل بنی تھیں۔ ان کی تشکیل پر کوئی ایک نظریہ مکمل روشنی ڈالنے سے قاصر ہے۔ یہ چٹانیں بڑی حد تک اپنے مقامی ماحول سے متاثر ہو کر تشکیل پاتی ہیں۔

1831ء سے 1836ء کے دوران بحر الکاہل کے تاریخی سفر کے دوران چارلس ڈارون نے مونگا جزیروں کے ابھرنے کا نظریہ پیش کیا تھا۔ آسٹریلیا میں ٹورس اسٹریٹ اور کوئنز لینڈ کے درمیان واقع The Great Barrier Reef دنیا کی سب سے بڑی مونگا چٹان ہے، جو تین ہزار چھوٹی چٹانوں سے مل کر بنی ہے۔ اس کا رقبہ 2600 کلومیٹر طویل ہے۔ اس چٹان کو چاند کی سطح سے بھی بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ 21 ڈگری سینٹی گریڈ (70 فارن ہائیٹ) مونگا چٹانوں کی نشو و نما کے لئے موزوں ترین درجہ حرارت ہے، اسی لئے جنوبی بحر الکاہل کے جزیرے Bora Bora کے علاوہ Taimanu اور Paihia جزائر کو مونگا چٹانوں کی جنت کہا جاتا ہے۔ دنیا میں پائی جانے والی بعض مونگا چٹانیں چار سو ملین سال قدیم ہیں، جو اب پہاڑی سلسلوں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ امریکی ریاست ٹیکساس میں موجود Guaidelupe پہاڑی سلسلے اس کی ایک اہم مثال ہیں۔ علاوہ ازیں صوبہ بلوچستان میں جیوانی کے مقام پر لاکھوں سال قدیم ایک مونگ چٹان موجود ہے۔ پاکستان نیوی کی جانب سے اس علاقے کو حساس قرار دیے جانے کے سبب اب تک اس پر تحقیق نہیں ہوسکی ہے، جس کے باعث یہ قدیم ورثہ دنیا اور خود پاکستانیوں کی نظروں سے اوجھل ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 20 اپریل 2008ء)

بقیہ صفحہ 5 ذکر خیر

پیدا نہیں ہوتا۔

(1) حضرت بابو قاسم دین صاحب کی تبدیلی مارچ 1944ء میں سیالکوٹ سے گورداسپور ہوگئی تھی جس کے بعد آپ حضرت مصلح موعود کی منظوری سے بابو صاحب کی واپسی سیالکوٹ 1946ء تک امیر ضلع رہے (''باجوہ خاندان'' صفحہ 75 مولفہ جناب غلام اللہ باجوہ اشاعت جنوری 1986ء لاہور۔

اللہ تعالیٰ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بہت زیادہ بلند فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو اس صدمہ کو صبر اور ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب پسماندگان کو ان کے نیک نمونہ پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب منتظم تربیت نومبائعین مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم منصور احمد ظفر صاحب مرحوم کی پوتی حناانعم بلوچ بنت مکرم ساجد ظفر صاحب بلوچ نے میٹرک کے امتحان میں سائنس گروپ میں سرگودھا بورڈ سے 964/1050 نمبر حاصل کر کے A+ گریڈ لیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نمایاں کامیابی کو مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

نکاح

مکرمہ عطیہ تبسم صاحبہ دارالفتوح جنوبی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ یا سلہ احمد نور صاحبہ بنت مکرم نور احمد صاحب سوبھی دارالفتوح جنوبی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم حنان احمر سوبھی صاحب کیلگری کینیڈا ولد مکرم داؤد احمد صاحب سوبھی مورخہ 18 جولائی 2009ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالرحق مہر پر کیا۔ مکرمہ یا سلہ احمد نور صاحبہ مکرم حاجی غلام محمد سوبھی صاحب مرحوم سابق صدر جماعت سلانوالی ضلع سرگودھا کی پوتی اور مکرم حنان احمر صاحب سوبھی مکرم حاجی خان محمد صاحب سوبھی کے پوتے ہیں۔ دونوں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب پٹواری صدر جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات کے نواسے ہیں۔ دونوں خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ نیز مکرم حنان احمر صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ نیک نصیب سے نوازے اور خوشیوں سے معمور زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 2 جولائی 2009ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت باسل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد حسین صاحب ربوہ کا پوتا اور مکرم سلیم احمد صاحب جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نادر محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی عزیزہ رومانہ توقیر بنت مکرم شیخ توقیر احمد صاحب مورخہ 27 اگست 2009ء کو ملتان میں وفات پا گئی۔ اسی دن مقامی مربی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب نے دعا کروائی۔ بچی گزشتہ کافی عرصہ سے بیمار تھی اور اس کی عمر 14 برس تھی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد نواز مومن صاحب معلم وقف جدید دھرگ ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ دارالشکر ربوہ مورخہ 2 ستمبر 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 58 سال وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 3 ستمبر 2009ء کو بیت المبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کرائی۔ خاکسار اور اہلیہ صاحبہ 1971ء میں احمدی ہوئے تھے اور 1974ء کے اوائل میں مخالفت کی وجہ سے اپنے گاؤں سے نکال دیئے گئے اس کے بعد ہم نے محلّہ دارالشکر ربوہ میں گھر بنایا۔ مرحومہ 25 سال تک بطور سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ دارالشکر خدمت کرتی رہیں اور دعوت الی اللہ کے لئے مختلف گاؤں میں جاتی رہیں ان کے ذریعے کئی سعید روحوں نے احمدیت قبول کی۔ مرحومہ بچپن سے ہی نمازوں اور تہجد کی پابند تھیں اور خلفائے احمدیت سے بہت محبت تھی اور سلسلہ احمدیہ کا بہت احترام کرتی تھیں اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ایک بار چندہ تحریک جدید کا بجٹ پورا نہیں ہو رہا تھا تو انہوں نے اپنی سونے کی بالیاں اُتار کر دے دیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹے مکرم محمود احمد سلطان صاحب دارالشکر ربوہ، تین بیٹیاں مکرمہ رضوانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم خان عبدالشکور صاحب دارالصدر غربی لطیف ربوہ مکرمہ سلطانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ بشارت احمد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ، مکرمہ مبارکہ عابدہ صاحبہ، ایک پوتا، پانچ نواسیاں اور دو نواسے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

ماہ مبارک کے آخری ایام

دیار رحمت میں رہنے والو یہ دن ہیں فیضان ایزدی کے
نشاط و تسکیں کے جام بھر لو۔ کھلے ہیں در بزم سرمدی کے

یہ دلنشیں دامن تلطف۔ یہ دلنوازی۔ یہ دلربائی
وہ آپ خود پوچھنے کو آئے۔ کہ کس کو شکوے ہیں تشنگی کے

کبھی وہ پندارِ بے نیازی۔ کبھی یہ اعجاز دلربائی
کبھی حجاب اور کبھی تبسم عجب طریقے ہیں دلبری کے

یہ قطرہ قطرہ شمار کیسا؟ لپٹ کے موج رواں سے کھو جا
وگرنہ کس کو خبر ہے اتنی کہ سانس کتنے ہیں زندگی کے

سجود پیہم سے آشنا رہ کہ اہل دل کا یہ تجربہ ہے
جبیں ہو گر خاک آستاں پر گلاب کھلتے ہیں چاندنی کے

جہاں پہ اکرام کرنے والے نگاہ لطف و کرم ادھر بھی
تو خود اگر ہو شریک محفل تو دن گزر جائیں زندگی کے

عبدالسلام اختر

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب دارالصدر شرقی طاہر ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری محمود احمد صاحب مورخہ 7 ستمبر 2009ء کو بعمر 85 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ بیت المہدی میں مکرم قریشی قیصر محمود صاحب نے مورخہ 8 ستمبر کو بعد نماز عصر پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم غلام سرور صاحب صدر محلّہ دارالصدر شرقی طاہر ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا خاکسار، پانچ بیٹیاں، پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

DERMAXO CREAM
خارش داد چنبل اگزیما داغ دھبے اور بیشمار جلدی عوارض کیلئے مفید۔ قیمت -/30 روپے طبیبوں کو رعایت
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

خبریں

مشرف اور شوکت عزیز کی بلوچستان ہائیکورٹ طلبی:

بلوچستان ہائیکورٹ نے نواب اکبر بگٹی کے قتل کا مقدمہ درج کرنے کی درخواست سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے سابق صدر پرویز مشرف اور سابق وزیراعظم شوکت عزیز کو نوٹس جاری کر دیئے اور انہیں 7 اکتوبر کو طلب کر لیا ہے۔ نوابزادہ جمیل اکبر کی درخواست پر آفتاب شیر پاؤ، اویس غنی، جام محمد یوسف اور سابق صوبائی وزیر شعیب نوشیروانی کو بھی عدالت نے 7 اکتوبر کو طلب کیا ہے۔ اس سے قبل سبی کی مقامی عدالت نے سابق صدر کے خلاف ایسی ہی درخواست مسترد کر دی تھی۔

طالبان ترجمان مسلم خان 4 ساتھیوں سمیت گرفتار:

پاک فوج نے کالعدم تنظیم تحریک طالبان سوات کے ترجمان مسلم خان سمیت 5 اہم کمانڈروں کو گرفتار کر لیا جبکہ آرمی چیف جنرل کیانی نے کہا ہے کہ بچے کھچے دہشت گردوں کا جلد صفایا کر دیا جائے گا۔ دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک فوجی آپریشن جاری رہے گا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر اطہر عباس نے کہا ہے کہ کالعدم تحریک طالبان سوات کے ترجمان مسلم خان اور ان کے ساتھیوں کو سوات آپریشن کے دوران گرفتار کیا گیا۔ مسلم خان اور محمود خان کے علاوہ جن کمانڈروں کو گرفتار کیا گیا ان میں فضل غفار، عبدالرحمٰن اور سرتاج شامل ہیں۔

بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کی طلبی:

پاکستان میں متعین بھارتی ڈپٹی کمشنر من پریت وہرہ کو دفتر خارجہ طلب کر کے آزاد جموں وکشمیر میں بنجی ڈیم کی تعمیر اور گلگت بلتستان کی خودمختاری پر بھارتی اعتراضات سختی سے مسترد کرتے ہوئے پاکستان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے بھارت کا اٹوٹ انگ نہیں، مسئلہ کشمیر بنیادی تنازعہ ہے۔ استصواب رائے اور کشمیری امنگوں کے تحت فیصلہ واحد حل ہے۔ بھارت پروپیگنڈہ ترک کر کے مسائل کے حل کے لئے جامع مذاکراتی عمل شروع کرے۔

عالمی بینک پاکستان کو 30 کروڑ ڈالر کا امدادی قرضہ دے گا:

عالمی بینک کے بورڈ آف گورنرز نے پاکستان کے لئے 30 کروڑ ڈالر کے امدادی قرضے کی منظوری دے دی ہے۔ اس قرضے میں 20 کروڑ ڈالر بےنظیر انکم سپورٹ پروگرام اور 10 کروڑ ڈالر اعلیٰ تعلیم کے منصوبے پر خرچ ہوں گے۔ آئندہ ہفتے ورلڈ بینک کی گورننگ باڈی کے اجلاس میں اس قرضے کی باضابطہ منظوری دی جائے گی۔ جس کے بعد یہ رقم پاکستان کو دو ہفتوں کے اندر مل جائے گی۔ ورلڈ بینک سے ملنے والا قرض پانچ فیصد کی شرح سود پر حاصل ہوگا اور یہ 35 سال میں واجب الادا ہوگا۔

چین کے اشتراک سے 12 ڈیم بنانے کا منصوبہ:

پاکستان اور چین کے درمیان چاروں صوبوں میں 12 ڈیموں کی تعمیر کے لئے ایک ارب ڈالر کا معاہدہ طے پا گیا۔ معاہدے کے تحت چین کا ایکسپورٹ امپورٹ بینک منصوبے کے لئے 700 ملین ڈالر قرضہ فراہم کرے گا۔ جبکہ 300 ملین ڈالر پلاننگ کمیشن دے گا۔ ذرائع کے مطابق واپڈا نے ملک بھر میں آبپاشی کے مقاصد کے لئے بارہ نئے ڈیموں کی فزیبلٹی تیار کر لی ہے۔ اس طرح چاروں صوبوں کی ساڑھے چھ لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جاسکے گا۔ منصوبے کی تکمیل کے لئے واپڈا اور چین کے ایکسپورٹ امپورٹ بینک کے ساتھ مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہو گئے ہیں۔

ربوہ میں سحر و افطار 14 ستمبر

انتہائے سحر	**5:29**
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	1:04
وقت افطار	**7:19**

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ٹیوشن: انگلش
0334-6372030
ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی: تعلیم/علاج
0476-212694

FD-10